نمبر ۵۹ جلد ۲۱ — اخبار الفضل قادیان دار الامان مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۳۳ء

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدہ داروں کا تقرر تاریخ امروزہ سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء تک منظور کیا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ رائچور (علاقہ نظام)

پریذیڈنٹ — مولوی محمد ابراہیم صاحب
جنرل سکرٹری — " عبد الرحیم صاحب
سیکرٹری امور عامہ — " فضل الرحمن صاحب
" مال و تبلیغ — " محمد یعقوب صاحب

مونگیر (بہار)

پریذیڈنٹ — مولوی حکیم خلیل احمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ — "
جنرل سکرٹری و محاسب — سید وزارت حسین صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت — مولوی محمد ظریف صاحب وکیل
" امور عامہ — " محمد سمیع صاحب "

گلانوالی ضلع امرتسر

پریذیڈنٹ — چوہدری علی محمد صاحب
جنرل سیکرٹری — " علی بخش صاحب
سیکرٹری تبلیغ — میاں غلام حسین صاحب
" مال — " اللہ بخش صاحب
" تعلیم و تربیت — "
" امور عامہ — چوہدری اللہ بخش صاحب

دار السلام ٹانگانیکا

پریذیڈنٹ — بابو عبد الکریم صاحب
سکرٹری و خزانچی — ایم عبد الرشید صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری — مرزا ایوب بیگ صاحب

سعد اللہ پور۔ ضلع گجرات

سیکرٹری مال و سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ مولوی غلام علی صاحب
" تبلیغ — مولوی غلام غوث صاحب

کوٹ آغا۔ ضلع سیالکوٹ

سیکرٹری مال — چوہدری رحیم بخش صاحب
محاسب — " محمد شریف صاحب

چک نمبر ۱۱۲ ڈی (ریاست بہاولپور)

پریذیڈنٹ — چوہدری محمد بخش صاحب نمبردار
سیکرٹری مال و تبلیغ — " خورشید احمد صاحب
" تعلیم و تربیت — " غلام مصطفٰے صاحب

محاسب — چوہدری شکر اللہ خان صاحب

راوتیانی چک نمبر ۲۴ (ضلع نواب شاہ)

سیکرٹری تبلیغ — محمد اسمٰعیل صاحب چک نمبر ۳۰
نائب " تبلیغ — ظفر علی صاحب " نمبر ۲۴
" " — رحمت علی صاحب " نمبر ۳۲
" بیت المال — پیر عبد العلی صاحب قمر
امین
سیکرٹری تعلیم و تربیت — محمد بخش صاحب چک نمبر ۲۴
" امور عامہ — منشی نور احمد صاحب " "
" تالیف و تصنیف — محمد اسمٰعیل صاحب " "

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدہ داروں میں ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء تک تبدیلی منظور کی جاتی ہے۔

بمبئی

سکرٹری تبلیغ جناب الٰہ بخش صاحب ضیاء بجائے خواجہ محمد شریف صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت۔ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بجائے شیخ محمد شفیع صاحب۔ سکرٹری امور عامہ۔ ملک عبد الغنی صاحب بجائے شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

سامانہ

سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ منشی حبیب الرحمن صاحب بجائے محمد شریف خان صاحب

کراچی

پریذیڈنٹ۔ سید رحمت علی شاہ صاحب بجائے ڈاکٹر حاجی خان صاحب (ناظر اعلیٰ)

حصہ وصیت میں اضافہ

(۱) ملک غلام نبی صاحب دوکاندار قادیان نے اپنی وصیت حصہ آمد $\frac{1}{10}$ کی بجائے $\frac{1}{8}$ کر دی ہے۔

(۲) فضل بی بی صاحبہ اہلیہ مستری گوہر الدین صاحب قادیان نے اپنی وصیت حصہ جائداد بجائے $\frac{1}{10}$ کے $\frac{1}{2}$ کر کے حصہ جائداد نقد داخل کر دیا۔

(۳) قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی بی۔اے۔بی۔ٹی۔ نے اپنی وصیت حصہ آمد بجائے $\frac{1}{10}$ کے $\frac{1}{9}$ کی۔

(۴) چوہدری بدر الدین صاحب نے اپنی وصیت حصہ آمد $\frac{1}{10}$ سے $\frac{1}{8}$ کی۔

اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا کرے۔

سکرٹری مجلس کار پرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی۔ قادیان

امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ

جن احباب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا امتحان منعقدہ ماہ اپریل ۱۹۳۳ء پاس کیا ہے۔ ان کے اسماء اخبار الفضل مورخہ ۷ اگست ۱۹۳۳ء میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ ان احباب کی سندات جاری کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان کے وطن اور ولدیت سے نظارت ہذا کو اطلاع ہو۔ لہٰذا ان تمام احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ جلد بعنی اپنا وطن اور ولدیت تحریر کر کے اپنے موجودہ مفصل پتے کے ساتھ نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ تاکہ ان کی سندات جاری کی جا سکیں۔

ذیل میں ان امیدواروں کے اسماء درج کئے جاتے ہیں جن کی درخواستیں امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام منعقدہ ۱۹ نومبر بروز اتوار ۱۹۳۳ء میں شمولیت کے واسطے موصول ہوئی ہیں۔ یہ امیدوار فوراً اپنے سپروائزر تجویز کر کے نظارت ہذا میں اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے پرچے ان کے سپروائزر صاحبان کو ارسال کئے جائیں۔ امتحان کی تاریخ نزدیک پہنچ گئی ہے۔ لہٰذا سپروائزروں کے اسماء کی اطلاع جلد آنی چاہیئے۔ امتحان کے لئے اربعین کامل۔ ضرورت الامام۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ اور تجلیات الٰہیہ مقرر ہیں۔

(۱) غلام رسول صاحب گڈس کلرک خانیوال ضلع ملتان (۲) میاں محمد اسحٰق صاحب سٹور مین آرڈیننس ڈپو لاہور چھاؤنی (۳) حاجی اللہ بخش صاحب صدر بازار اسسٹنٹ آرڈیننس ڈپو لاہور چھاؤنی (۴) علی محمد صاحب کلرک ملٹری اکاؤنٹس میڈیکل سٹور ڈپو لاہور چھاؤنی۔ (۵) بابو بشیر الحق صاحب کلرک سٹور مین آرڈیننس ڈپو لاہور چھاؤنی (۶) عبد الخالق صاحب کلرک آرڈیننس ڈپو لاہور چھاؤنی (۷) خواجہ جمال الدین صاحب کلرک آرڈیننس ڈپو لاہور چھاؤنی (۸) بابو محمد صدیق صاحب کلرک آرڈیننس ڈپو لاہور چھاؤنی (۹) بابو عبد اللطیف صاحب ریلوے شیڈ چھاؤنی لاہور (۱۰) سید محمود شاہ تاج منزل قلعہ رہتک (۱۱) سید مسعود احمد شاہ تاج منزل قلعہ رہتک (۱۲) سیدہ محمودہ خاتون تاج منزل قلعہ رہتک (۱۳) سیدہ مبارکہ بیگم تاج منزل قلعہ رہتک (۱۴) فیض احمد سکنہ پوہلا مہاراں ڈاکخانہ چندر کے جٹاں ضلع سیالکوٹ حال انسپکٹر بیت المال (۱۵) محمد اسمٰعیل سکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ گنج ڈاکخانہ مغل پورہ کوچہ نمبر ۳ ضلع لاہور (۱۶) عبد اللطیف معرفت محمد اسمٰعیل صاحب پتہ مندرجہ بالا (۱۷) محمد حیات ایضاً (۱۸) بابو عبد الکریم صاحب ایضاً (۱۹) میاں عبد الحق صاحب ایضاً

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

قادیان

ایڈیٹر :- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵۱

ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند عنا

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند عـ۱۳

نمبر ۵۹	۲۴ رجب ۱۳۵۲ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۶ نومبر ۱۹۳۳ء	جلد ۲۱

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۲ نومبر بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اب اچھی ہے۔ اور سوائے خفیف سردرد کے انفلوئنزا کی تمام علامات دور ہو چکی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بچوں کو بھی بفضل خدا اب آرام ہے۔

۱۱ نومبر مولوی جلال الدین صاحب شمس بہاولپور سے واپس آئے

جنگ عظیم کے خاتمہ اور صلح کی یادگار کی تقریب میں ۱۱ نومبر ۱۱ بجے نظارت امور عامہ کی ہدایت کے ماتحت دو منٹ خموشی کے ساتھ دعا کیگئی

۱۱ نومبر سیالکوٹ سے کریم بی بی صاحبہ بیوہ عمر دین صاحب کی نعش پہنچی حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور نعش مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے پیغام تعزیت

والئی افغانستان کے نام

ہز میجسٹی نادر شاہ بادشاہ افغانستان کے حادثۂ قتل کی اطلاع پہونچنے پر جناب مفتی محمد صادق صاحب فارن سکرٹری نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اظہار افسوس اور دلی ہمدردی کا تار جلالتماب محمد ظاہر شاہ حکمران کابل کو دیا اور یہ امید ظاہر کی کہ شاہ معظم اپنے والد ذیشان کے نیک کام کو کامیابی کے ساتھ جاری رکھیگا۔

اخبار احمدیہ

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کا اعلان

جن حصہ داران کو مکتوب تخصیص حصص پہونچ چکا ہے۔ اور انہوں نے تاحال رقم مطلوبہ ادا نہیں کی۔ وُہ مہربانی فرماکر بہت جلد ایسی رقمیں ارسال فرمائیں۔ بصورت عدم ادائگی حصہ جات ضبط ہو جائینگے۔ سکرٹری دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ قادیان:۔

تبلیغ کیلئے کتب سلسلہ کی ضرورت

۱۔ جماعت احمدیہ ریاسی ریاست جموں بوجہ افلاس حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی کتب خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتی۔ جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ سفارش فرماتے ہیں۔ کہ اگر کوئی دوست انہیں ضروری کتب خرید کر دے سکیں۔ تو قاضی محمد عطاء اللہ صاحب سے خط و کتابت کریں۔ نہایت ہی ثواب کا کام ہے:۔

۲۔ بندہ کو سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ کرنے کا بہت شوق ہے لیکن خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ کوئی مخلص دوست حضرت مرزا صاحب کی کتب میں سے کوئی یا اور سلسلہ کے رسالہ جات یا اخبار یا ٹریکٹ میرے نام پتہ ذیل پر بھیج دیا کریں۔ اور اس طرح ثواب کے مستحق ٹھہریں:۔ خاکسار محمد شفیع مدرس مکرا جیا نوالہ ڈاکخانہ کوٹ حسن خان ضلع شیخوپورہ براستہ ننکانہ صاحب۔

اعلان برائے جماعت ہائے ضلع شاہپور

جملہ جماعت ہائے علاقہ سرگودہ ضلع شاہپور کے سکرٹریان تبلیغ کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ بتعمیل ارشاد ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ اپنے اپنے مقامات پر سیرت نبی کریمؐ کے جلسہ ہائے مطابق پروگرام منعقد کرنے کے علاوہ اپنے اثر اور رسوخ سے دیگر مقامات پر بھی جلسہ ہائے سیرت کرانے کا انتظام فرمائیں۔ اور ایسے بھی مقامات کی اطلاع فارم مقررہ پر خاکسار کے پاس ارسال فرمائیں بعد جلسہ رپورٹ بھی بھیجدیں۔ خاکسار محمد عبد اللہ نائب مہتمم تبلیغ ضلع سرگودھا:۔

ٹاؤن ایریا کے الیکشن میں کامیابی

برادر اکبر محمد ممتاز علی خان صاحب احمدی دو غیر احمدی ممبروں کے مقابلہ میں جو کئی سال سے ممبر چلے آتے تھے۔ قصبہ پوڑرہ (ضلع اوناؤ) میں ٹاؤن ایریا کی ممبری کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے انہیں نمایاں کامیابی ہوئی فالحمد للہ۔ خاکسار محمد اسحاق علی خان آگرہ:۔

شکریہ

عزیز ڈاکٹر غفور الحق خان محض اللہ تعالےٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح و بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کے طفیل M. B. B. S کے امتحان میں امسال کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے جن بزرگوں نے دعائیں کیں۔ ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کے وجود کو سلسلہ کے لئے مفید کرے۔ خاکسار فیض الحق خان

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بی۔ اے کی انگلستان کو روانگی

عزیزم مکرم میاں شریف احمد صاحب کا منجھلا لڑکا عزیز ظفر احمد بی۔ اے ترقی تعلیم کی غرض سے ولایت روانہ ہو رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ عزیز موصوف کی خیریت اور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالےٰ ہر جہت سے اس کا حافظ و ناصر ہو۔ وہ انشاء اللہ قادیان سے ۱۵ر نومبر کو اور بمبئی سے ۱۸ر نومبر کو روانہ ہوگا۔ فقط والسلام۔ خاکسار مرزا بشیر احمد

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا لڑکا عبد الکریم جو دار السلام (افریقہ) میں ملازم ہے۔ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے احباب دعائے صحت کریں:۔ خاکسار محمد بخش از جہلم:۔ ۲۔ میرا چھوٹا بھائی پولیس ٹریننگ کالج میں تعلیم پا رہا ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے واسطے دعا فرمائیں۔ نیز عزیزم میاں عبد الصمد بہت دنوں سے بیمار ہیں۔ انکی صحت کیلئے بھی دعا کی جائے۔ خاکسار فضل الرحمٰن از خوردہ:۔ ۳۔ سونگڑہ کے قریباً تمام دوست ملیریا اور انفلوئنزا سے بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار سید عبد الحکیم:۔ ۴۔ میرا بچہ بیمار ہے۔ اس کی شفایابی کے لئے دوست دعا کریں۔ خاکسار نور احمد سینیٹری انسپکٹر پٹیالہ:۔ ۵۔ شیخ عبد اللہ صاحب کی چھوٹی لڑکی سارہ بیگم جلتی ہوئی آگ میں گر گئی۔ اور بہت زیادہ جل گئی ہے۔ احباب اس کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار شیخ محمد بشیر از اجنالہ۔

اعلان نکاح

یکم نومبر ۱۹۳۳ء کو دلبر حسن صاحب احمدی کا نکاح سلمہ بیگم بنت ماسٹر خدا بخش صاحب احمدی کانپوری سے بعوض -/۵۰۰ روپے مہر بابو احمد جان صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ جانبین کے لئے بابرکت کرے:۔ ڈاکٹر بشیر احمد از کانپور:۔

ولادت

۱۔ برادرم نذیر احمد صاحب ولد بابو اعجاز حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ دہلی کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ اس کو خادم دین بنائے۔ آمین:۔ خاکسار عبد الرحمٰن مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان:۔ ۲۔ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی دعاؤں کی برکت سے خاکسار کو پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ حضور نے مولود کا نام سید ہارون رکھا ہے۔ احباب مولود کی عمر دراز و خادم دین ہونے کی دعا فرماویں:۔

خاتم النبیین نمبر چھپ رہا ہے

آپ جلد سے جلد آرڈر بھیجدیں۔ آپ کو خاتم النبیین نمبر کے کتنے پرچے بھیجے جائیں۔ بعض احباب اس خاص نمبر کے ساتھ کشمیر کمیٹی کی رسید بکیں یا دیگر کتب و ٹریکٹ طلب کر رہے ہیں۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ اس طرح محصول ڈاک میں تخفیف رہیگی۔ واضح ہو۔ کہ اخبار کا محصول ڈاک ریل رعایتی ہوتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ کوئی دوسری چیز شامل ہو جائے۔ تو پھر پورا محصول لگتا ہے۔ مثلاً خاتم النبیین نمبر کا پرچہ ۹ پیسے میں جائے گا۔ اگر اس کے ساتھ کوئی دوسری چیز ایک تولہ بھی ہوگی۔ تو اسی الفضل کے پرچے پر اڑھائی آنے کے ٹکٹ لگانے پڑتے ہیں۔ اس لئے ایسی درخواستوں کی تعمیل ہم نہیں کر سکیں گے:۔ (مینجر الفضل قادیان)

خاکسار سید محمد ہاشم بخاری مولوی فاضل از دویل:۔ ۳۔ خدا نے مجھے لڑکا عطا کیا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے محمد بشیر رکھا ہے۔ دوست سعادت دارین کی دعا کریں۔ خاکسار محمد شریف از ڈیرہ بابا نانک:۔

دعائے مغفرت

۱۔ میرا اکلوتا بیٹا محمد صادق فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد علی از چیندر گنگولی

۲۔ میاں محمد دین صاحب ٹھیکہ دار بحالت عین شباب میں دو خورد سال لڑکے چھوڑ کر فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم بہت مخلص احمدی اور موصی تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار حکیم محمد قاسم از لاہور

مصباح کے وی پی

۱۵ر نومبر کا مصباح ان بقایا داروں کے نام وی پی ہوگا جن کی طرف سے تاحال چندہ وصول نہیں ہوا۔ اب تو تمام سال گزر چکا ہے۔ امید ہے وی پی وصول کر لئے جائینگے۔ مستورات جماعت احمدیہ اپنا فرض پہچانیں:۔ (مینجر مصباح قادیان)

پچاس روپیہ نقد انعام

اخبار زمیندار ۴ر نومبر میں ایک خبر بعنوان بنگہ ضلع جالندھر میں امت مرزائیہ کی شکست فاش۔ پانچ مرزائیوں کا قبول اسلام محمد حسین سکرٹری ترقی اسلام بنگہ کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ محمد حسین اور اس کے ہمنواؤں کو ہماری طرف سے کھلا چیلنج ہے۔ کہ اگر وہ پانچ احمدیوں کا اس مناظرہ میں مرتد ہونا ثابت کر دیں۔ اور انکے نام۔ ولدیت و جائے سکونت سے اطلاع دیں۔ تو ان کو دس روپیہ فی کس کے حساب سے مبلغ پچاس روپے نقد انعام دیا جائیگا۔ اس مناظرہ کے بعد جن اشخاص نے احمدیت قبول کی تھی۔ انکے نام پہلے درج

بسم اللہ الرحمن الرحیم

350

نمبر ۵۹

قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ر رجب ۱۳۵۲ھ

جلد ۲۱

م التبلیغ کے خوش کن نتائج

عت احمدیہ کی مخلصانہ تبلیغی مساعی کے اثرات

[یوم] تبلیغ کے متعلق رپورٹیں

ہوسکے جماعت ... لمسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد پر عمل کرتے جس تن دہی اور ... ۲۲ر اکتوبر کو یوم التبلیغ جس شان جس سرگرمی جو ہندوستان کے طو سے منایا۔ اس کا پتہ ان رپورٹوں سے لگتا ہے اور جن کا اس وقت تک وعرض سے بڑی کثرت کے ساتھ موصول ہوئی ہیں جاسکتا ہے۔ ان رپ ایک قلیل حصہ اور وہ بھی خلاصۃً درج اخبار کیا عورتوں اور بچوں۔ رٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر مقام کے احمدی مردوں میں مقدور بھر حصہ ا تبلیغ احمدیت کو اپنا اہم فرض سمجھتے ہوئے اس کی ادائگی ۔ اور نہایت خوبی کے ساتھ لوگوں کو پیغام حق پہنچایا

[یو]م التبلیغ کی مخالفت کرنیوالے

اس دفعہ مختلف حلقوں کی طرف سے یوم التبلیغ کی مخالفت کئی دن پہلے سے شروع کردی گئی تھی۔ وہ لوگ جو ہر لمحہ جماعت احمدیہ کے خلاف مصروف رہتے ہیں۔ انہوں نے تو اس موقع پر بھی کیا۔ جو کچھ کر وہ کرسکتے تھے۔ فتنہ وفساد برپا کرانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ غلط بیانیوں اور دروغگوئیوں کے ذریعہ لوگوں کو اشتعال دلایا۔ لیکن وہ لوگ جو مسلمانوں کے باہمی جنگ وجدال کو پسند نہیں کرتے۔ انہوں نے بھی یہ خطرہ ظاہر کیا کہ "اس قسم کی سرگرمیوں کا نتیجہ باہمی کشمکش کو بڑھانے کے سوا اور کیا نکل سکتا ہے۔ دوسرے مسلمان اس یوم تبلیغ کے رد کے لئے اٹھیں گے یا خود احمدیت کے خلاف ایک یوم التبلیغ مقرر کرینگے۔ پھر خوب مناظرے ہونگے۔ مجادلے ہونگے۔ اور ممکن ہے بعض مقامات پر جھگڑوں اور ضمانتوں اور مقدموں کی نوبت بھی آجائے"

جماعت احمدیہ کے اخلاص کا نتیجہ

مگر جماعت احمدیہ نے ایسے حالات کی موجودگی میں جس محبت اور اخلاص جس صلح اور آشتی۔ جس صبر اور تحمل کے ساتھ یوم التبلیغ کے متعلق اپنا فرض ادا کیا اس نے دشمنوں کی تمام امیدوں اور ہمدردوں کے تمام اندیشوں کو غلط قرار دیدیا۔ اور ساتھ ہی یہ ثابت کردیا۔ کہ عام طور پر مسلمان ایسے تنگدل ایسے کم حوصلہ اور ایسے زود رنج نہیں ہیں۔ جیسا کہ جماعت احمدیہ کے اشد ترین مخالف حلقہ کی طرف سے انہیں ظاہر کیا جاتا ہے۔ اور یہاں تک کہدیا جاتا ہے۔ کہ "اس گئی گزری حالت میں بھی جبکہ دنیوی اقتدار کی حیثیت سے وہ کمزور اور بے دست وپا ہو رہے ہیں۔ وہ احمدیوں کا قرار واقعی انسداد کرنے کی ہمت رکھتے ہیں" حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں کثرت ایسے لوگوں کی ہے۔ جو ہر معقول بات فراخ دلی کے ساتھ سن سکتے ہیں۔ اس پر غور وفکر کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور خواہش رکھتے ہیں کہ انہیں دین کے متعلق باتیں سنائی جائیں

مسلمانوں کا خوش کن رویہ

چنانچہ یوم التبلیغ کے متعلق موصول شدہ رپورٹیں بتاتی ہیں۔ کہ عام طور پر ہر جگہ کے مسلمانوں نے احمدیوں کا خوشی کے ساتھ استقبال کیا۔ عزت واحترام کے ساتھ پیش آئے۔ شوق ودلچسپی کے ساتھ گفتگو کی۔ اور سلسلہ کے متعلق جو لٹریچر انہیں دیا گیا۔ اُسے قیمتی چیز کے طور پر قبول کیا۔ کئی مقامات کے لوگوں نے اس دن احمدیوں کو اپنے ہاں مدعو کیا۔ اور ان سے احمدیت کے متعلق اشتیاق کے ساتھ باتیں سنیں۔ کئی جگہ احمدیوں کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ کئی جگہ جماعت احمدیہ کی دینی خدمات کا شاندار الفاظ میں اعتراف کیا گیا۔ کئی جگہ گفتگو کے بعد اپنی غلط فہمیوں کے دور ہونے پر خوشی ومسرت کا اظہار کیا گیا۔ اور کئی جگہ ان لوگوں کے خلاف نفرت وحقارت ظاہر کی گئی۔ جو غلط بیانیوں اور افترا پردازیوں کے ذریعہ احمدیوں کے خلاف اشتعال دلانے اور احمدیوں سے گفتگو نہ کرنے اور ان سے تشدد کے ساتھ پیش آنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔

ہر احمدی کا فرض

غرض عام طور پر مسلمانوں نے اس دن احمدیوں کا اس طرح خیر مقدم کیا۔ جس طرح ایک پیاسا شیریں اور ٹھنڈا پانی لانیوالے کا یا ایک بھوکا اعلیٰ درجہ کا کھانا دینے والے کا کرتا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ جلد سے جلد اپنی پیاس اور بھوک مٹا کر تسکین وآرام حاصل کرے۔ مسلمانوں کی یہ حالت نہایت ہی امید افزا اور خوش کن ہے۔ اور اسے اور زیادہ خوش کن بنانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنی تبلیغی کوششوں میں پہلے سے بھی زیادہ انہماک سے کام لے۔ حق کے پیاسوں اور صداقت کے متلاشیوں کے لئے اطمینان قلب کا سامان مہیا کرے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ بے دینی کا ہر طرف دور دورہ ہے۔ بدکاریوں اور بداعمالیوں کی کثرت ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں۔ کہ جن لوگوں میں رشد اور سعادت کا مادہ ہے۔ ان کے لئے دنیا کی یہی حالت بے چینی اور اضطراب کا باعث بن رہی۔ اور وہ صداقت کے پانے کیلئے اسی وجہ سے بیتاب ہو رہے ہیں۔ ان کی اس بیتابی کو دور کرنے کا سامان خدا تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا کیا ہے۔ پس ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی ساری کوشش اور ساری سعی تبلیغ حق میں صرف کردے۔

پیغام حق پہونچانے کا بہترین موقع

یوم التبلیغ کے فرض کی ادائگی کے موقعہ پر بعض جگہ احمدیوں کے ساتھ سختی اور تشدد بھی کیا گیا۔ انہیں گالیاں بھی دی گئیں۔ ان پر دست درازی بھی کی گئی۔ لیکن اس قسم کے ہر موقع پر چونکہ احمدیوں نے نہایت صبر اور تحمل سے کام لیا۔ خیر خواہی اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ محبت اور اخلاص کا ثبوت دیا۔ اس لئے نہ صرف کسی جگہ بات بڑھنے نہ پائی۔ بلکہ ایسے حالات میں انہیں پیغام حق پہونچانے کا بہترین موقعہ میسر آیا۔ اول تو سختی کرنیوالوں میں احمدیوں کی نرمی اور اخلاص دیکھکر خود ہی ندامت پیدا ہوگئی۔ اور انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوگیا۔ مگر جہاں ایسا نہ ہوا۔ وہاں شریف الطبع لوگوں نے ایک طرف تو غیر شریفانہ اور تشدد وانہ رویہ اختیار کرنے والوں کو لعنت ملامت کی۔ اور دوسری طرف احمدیوں کے ساتھ خصوصیت کے ساتھ حسن سلوک کیا۔ اور انہیں دین کی باتیں سنانے اور لٹریچر تقسیم کرنے کا پورا پورا موقعہ دیا۔ بلکہ اس میں امداد بھی دی۔

یوم التبلیغ اور مولوی ثناء اللہ صاحب

غرض یوم التبلیغ نہایت کامیابی اور خوش اسلوبی کے ساتھ منایا گیا۔ ایسی خوش اسلوبی کے ساتھ۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے انسان کو بھی اس کا اعتراف کرنا پڑا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے تازہ پرچہ "اہلحدیث" مورخہ ۱۰ر نومبر میں لکھا ہے۔

"لوگ کہتے ہیں۔ وکیلوں اور بیرسٹروں کے حوصلے بڑے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے دل گردہ کے ہوتے ہیں۔ ایک عدالت میں مقدمہ ہار جائیں تو دوسری میں کمر بستہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بلکہ اس عدالت میں دوسرے مقدمہ کی پیروی کرتے نظر آتے ہیں۔ مگر واقعات بتاتے ہیں۔ کہ مرزائیوں کے مقابلہ میں وکیلوں کا حوصلہ قابل ذکر ہی نہیں۔ یہ لوگ ایسی ہمت کے آدمی ہیں۔ اور ایسے دل گردے کے مالک ہیں۔ کہ کیا مجال کہ آج کی ناکامی کل ان کو مایوس یا کمر شکستہ کرے۔ بلکہ ہر ناکامی پر مزید چست نظر آتے ہیں۔ مخالف پڑے کہیں۔ فاصنع ما شئت مگر ہم تو ان کی ہمت کے قائل ہیں۔ ۲۲ر اکتوبر کو جہاں ایک بھی مرزائی تھا۔ غالباً اس نے بھی تبلیغ کی

مجنونوں وارانہ تبلیغ کی ہوگی۔ چاہے کسی نے اس کی سنی یا نہ سنی۔ برا بھلا سنا سنایا۔ ذلیل ہوا۔ بہرحال اپنا فرض ادا کیا"۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ٹھوکر کھائی

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ان سطور میں یوم التبلیغ سے متعلق جہاں احمدیوں کے حوصلہ اور ہمت عزم و استقلال کا واضح الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔ وہاں افسوس ہے۔ کہ انہوں نے سخت ٹھوکر بھی کھائی ہے۔ اور وُہ یہ کہ انہوں نے ایسی چیز کو احمدیوں کی "ناکامی" قرار دیا ہے۔ جسے کوئی مذہبی آدمی خاص کر مسلمان کہلانے والا ناکامی کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ ان کے نزدیک کسی احمدی کا تبلیغ احمدیت کرتے ہوئے اپنے مخاطب لوگوں کو اسی وقت اپنا ہم خیال و ہم عقیدہ نہ بنا لینا ناکامی ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ نے اُس سید ولد آدم کو جسے رحمۃ للعٰلمین بنا کر بھیجا۔ جسے قلوب کی اصلاح کا سب سے زیادہ ملکہ عطا کیا۔ جسے مہبط وحی قرار دیا جس کے کلام میں اگلے پچھلے تمام انسانوں سے بڑھکر اثر رکھا۔ اور جسے جذب اور کشش کی بے نظیر و بے مثال قوت عطا فرمائی۔ اس کی کامیابی کا بھی یہ معیار قرار نہیں دیا۔ کہ آپ نے جسے بھی دعوت اسلام دی۔ اس نے ضرور آپ کی دعوت قبول کر لی۔ اور وہ فوراً مسلمان ہو گیا۔ بلکہ آپ کے متعلق بھی فرمایا۔ فذکر انما انت مذکر لست علیھم بمصیطر۔ یعنی لوگوں کو نصیحت کر۔ تیرا کام صرف نصیحت کرنا ہے۔ تو لوگوں پر داروغہ نہیں ہے۔ کہ ان سے زبردستی منوائے۔

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خدا تعالےٰ کا یہ ارشاد ہے اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تذکیر کے لئے بھی یہ ضروری نہیں تھا۔ کہ جسے کی گئی۔ وُہ ضرور ہی مان لے۔ اور انکار کرنے والوں کو پیش نظر رکھکر آپ کی طرف "ناکامی" کا منسوب کرنا بہت بڑی جہالت اور نادانی ہے۔ تو کسی اور کی کامیابی کو اس پیمانہ سے ناپنا کیونکر عقل و خرد کا کام ہو سکتا ہے۔ پس مولوی ثناء اللہ صاحب نے احمدیوں کی کامیابی اور ناکامی کا اندازہ لگاتے ہوئے یا تو افسوسناک جہالت کا ثبوت دیا ہے۔ یا دیدہ دانستہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن باوجود اس کے انہیں احمدیوں کے حوصلہ کی بلندی اور ہمت کی پختگی کا اقرار کرنا پڑا ہے۔ ایسا اقرار کہ اس کے مقابلہ میں ان لوگوں کے حوصلہ کو وُہ قابل ذکر ہی نہیں سمجھتے۔ جن کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ ان کے حوصلے بڑے ہوتے ہیں۔ اور وُہ بڑے دل گردہ کے ہوتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی یقینی کامیابی

ساری دنیا کا اس بات پر اتفاق ہے۔ کہ کامیابی خواہ وُہ کسی دنیوی مقصد میں ہو۔ یا دینی میں۔ صرف ان لوگوں کا حق ہے جنہیں حوصلہ کی بلندی اور ہمت کی پختگی حاصل ہوتی ہے۔ اور جو مایوسی اور ناامیدی کا نام تک نہیں جانتے۔ اور جماعت احمدیہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اب اس مقام پر پہونچ چکی ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے معاند بھی اس میں ان صفات کے اعتراف کے لئے مجبور ہو رہے ہیں۔ یا بالفاظ دیگر یہ اقرار کر رہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کی کامیابی میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہ گیا

قبول احمدیت میں توقف کیوں

یہ بات جہاں جماعت احمدیہ کو اپنے فرض تبلیغ کو پہلے سے بھی زیادہ سرگرمی اور زیادہ جوش کے ساتھ سرانجام دینے کی طرف متوجہ کر رہی ہے۔ وہاں ان لوگوں کے لئے بھی مشعل راہ بن سکتی ہے۔ جنہیں ابھی تک احمدیت کو قبول کرنے کی سعادت نصیب نہیں ہوئی۔ ایسے وقت میں کسی صداقت کا قبول کرنا جبکہ وُہ بیج سے نکلنے والی کونپل کی مانند ہو صرف انہی لوگوں کا کام ہوتا ہے۔ جنہیں خدا تعالےٰ نے نہایت باریک بین نظر عطا کی ہوتی ہے۔ لیکن جب وُہ صداقت ایک تناور درخت کی مانند ہو جائے۔ تو پھر اس کو قبول کرنا نہایت آسان ہوتا ہے۔ اور ہر عقل و سمجھ رکھنے والے انسان کے لئے ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ اسے قبول کرے احمدیت خدا تعالےٰ کے فضل سے روز بروز اپنے اثرات و نتائج کے رو سے اس بات کا ثبوت پیش کر رہی ہے۔ کہ مسلمانوں کو کامیابی اور کامرانی اسی کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ دور اندیش اور صاحب فہم و فراست مسلمان اسے قبول کرنے میں توقف کریں۔

دنیا نے اس وقت سے لیکر جب خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے ذریعہ احمدیت کا پودا لگایا۔ اس کی مخالفت میں اپنا سارا زور صرف کر کے دیکھ لیا۔ کہ اس کا اکھیڑنا اس کے بس کی بات نہیں ہے۔ اور اس کی مخالفت نے احمدیت کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا بلکہ اس کی ترقی کا باعث بنتی جارہی ہے حتےٰ کہ اب مخالفین کی طرف سے بھی جماعت احمدیہ میں ان تمام صفات کے پائے جانے کا اعتراف کیا جا رہا ہے۔ جو کسی جماعت کی کامیابی کا موجب ہو سکتی ہیں۔ ایسی حالت میں عقل و دانش کا تقاضا یہی ہے۔ کہ اس جماعت میں منسلک ہونے میں ایک لحہ کا بھی توقف نہ کیا جائے۔ اور اس سے علیحدہ رہ کر غفلت اور سستی میں اپنی عمر عزیز کو ضائع نہ کیا جائے۔

احمدیت کے مقابلہ میں دنیا کیا کر سکتی ہے

دیکھو دُنیا احمدیت کے خلاف زیادہ سے زیادہ کیا کر سکتی ہے۔ یہی کہ جس چیز کو وُہ ناکامی سمجھتی ہے اسے جماعت احمدیہ کی طرف منسوب کرے لیکن کیا اس طرح مخالفت کرنیوالے اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں وُہ احمدیت کو مٹا سکتے ہیں؟ مٹانا تو الگ رہا۔ اسے کچھ نقصان بھی پہونچا سکتے ہیں۔ قطعاً نہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب جیسے اشد ترین مخالفوں کے نزدیک بھی جماعت احمدیہ میں شامل ہونے والے "لوگ ایسی ہمت کے آدمی ہیں۔ اور ایسے دل گردہ کے مالک ہیں۔ کہ کیا مجال کہ آج کی ناکامی کل ان کو مایوس یا کمر شکستہ کرے۔ بلکہ ہر ناکامی پر مزید چست نظر آتے ہیں"۔ پس مخالفین کی تمام کوششیں جو کچھ نتیجہ پیدا کر سکتی ہیں۔ وُہ بھی جماعت احمدیہ کو نقصان نہیں پہونچا سکتا۔ بلکہ اسے اور زیادہ چست بنانے کا موجب ہو سکتا ہے۔ پھر مخالفت کرنیوالوں کو کس بات کی امید ہے جس کی خاطر وُہ مخالفت پر جمے رہنا چاہتے ہیں۔ اور حق پسند اصحاب کو کس بات کا انتظار ہے کہ وُہ احمدیت کو قبول کرنے میں پس و پیش کر رہے ہیں۔ انہیں چاہئے۔ کہ اپنے طریق عمل پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔ اور بے نتیجہ کوشش اور نقصان رساں توقف

نمبر ۵۹ جلد ۲۱

نادر شاہ والئے [illegible]بل کے قتل کا حادثہ ایسا افسوسناک قتل

ہز میجسٹی نادر شاہ بے سرزمین کابل تو اپنی بے نصیبی اندوہناک حادثہ ہے۔ کہ جس اسلامی دُنیا میں بھی لے اور بدقسمتی کا ماتم کرتی ہی رہے۔ دیکھا جائے گا شاہ موصوف نہایت ہی رنج اور افسوس کی ہی خدمت گزاری کے لئے نے اس وقت اپنے آپ کو اپنے کے باعث قریباً قریباً تباہ پیش کیا۔ جبکہ کابل ایک طویل خفا کے مقابلہ کی تاب نہ ہو چکا تھا۔ کابل کا حکمران خاندان بے حد ابتری پھیلی لاکر ملک سے نکل گیا تھا۔ تمام ملک محفوظ نہ تھی۔ بکم از کم اندازہ ہوئی تھی۔ کسی کی جان و مال عزت موت کے گھاٹ اتر چکے یہ ہے۔ کہ اس خانہ جنگی میں ایک لاکھ انئے موت اور تباہی کے تھے۔ غرض افغانستان کے ملک میں [illegible] بیماری کی حالت میں کچھ نظر نہ آتا تھا۔ کہ نادر شاہ فرانس سے [illegible] سامانی کے ساتھ کابل میں اپنے ملک کی طرف لوٹا۔ اور نہایت بے [illegible]رم کیا۔ آخر وُہ داخل ہوا تمام ملک نے بے تابی کے ساتھ اس [illegible] کو بچہ سقہ اور اس نہایت مدبرانہ اور بہادرانہ طریق سے افغانستان ہو گیا۔ اور چار سال سے کے ڈاکوؤں سے نجات دلا کر انتظام ملک میں معنی اور حکمرانی کا نہایت چار سال کے عرصہ میں اپنی قابلیت [illegible] دورا[illegible] ہی قابل تعریف ثبوت بہم پہونچایا۔ [illegible] احسان مندی اور اگر افغانستان کی خون آشام سرزمین [illegible] کرتی۔ اس کی قابلیت شکر گزاری کا مادہ ہوتا۔ تو وُہ نادر شاہ کی ذات محسن کے خون سے فائدہ اٹھاتی۔ لیکن حسب معمول اُس نے اپنے [illegible] نے ۸ر نومبر سے بھی اپنی پیاس بجھانی ضروری سمجھی۔ اور کسی ہا سجا[illegible] ۳ بجے بعد دوپہر نادر شاہ کو قتل کر دیا۔ یہ افغانستان کی انتہائی بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہے۔ کہ وُہ امن و امان کی زندگی سے بہت جلد اکتا جاتا ہے۔ اور کشت و خون کے مناظر دیکھنے کا متمنی ہوتا ہے۔ افغانستان کی اس بدقسمتی میں بہت بڑا دخل جہالت اور بے علمی کا ہے۔ اسی جہالت کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے نہایت معزز اور نہایت متقی انسانوں کو محض اس لئے شہید کیا گیا۔ کہ وُہ اسلام کو اس کی حقیقی شکل میں مانتے تھے۔ اور اسی جہالت کی وجہ سے نادر شاہ کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ ورنہ معلوم آئندہ کے لئے موت کو کتنا کھلا راستہ دیدیا گیا۔

بہرحال تازہ حادثہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے بد نتائج سے افغانستان کو محفوظ رکھے۔ اور دُنیا میں عزت و توقیر کا مقام حاصل کرنے کے قابل بنائے۔ کابل چونکہ اپنے اعمال اور کردار کے نتیجہ میں اس حالت سے بھی بدتر حالت کو پہونچ چکا ہے جو بعثت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت عرب کی تھی۔ اس لئے خدا کے مامور کو قبول کر کے ہی فتنہ و فساد کی آگ سے بچ سکتا ہے

(۱)

حیدر آباد دکن کے سفر میں مجھے ایک کتب خانہ آصفیہ میں سے "فردوس الاخبار" کے ایک قلمی نسخہ کے مطالعہ کا موقعہ ملا۔ "دیلمی" ان متقدمین میں سے ہیں۔ جنہوں نے بذات خود مستقل طور پر احادیث کو جمع کیا۔ "دیلمی" اپنے زمانہ میں فن حدیث کے امام تھے۔ چنانچہ علامہ ذہبی نے اپنی مشہور و معروف کتاب "تذکرۃ الحفاظ" میں ان کو حدیث میں شامل کرتے ہوئے لکھا ہے "هو حسن العلم في الحديث" کہ وہ علم حدیث کے عالم تھے۔ نیز "کشف الظنون" جلد ۱ صفحہ ۱۲۶ پر بھی ان کا ذکر ہے "دیلمی" کی وفات ۵۰۹ھ میں ہوئی۔ ان کی دو تصانیف بہت مشہور ہیں۔ (۱) "فردوس الاخبار" (۲) تاریخ ہمدان "دیلمی" کے معتبر ہونے کا ایک یہ ثبوت بھی ہے۔ کہ "مشکوٰۃ" نے ان سے احادیث لی ہیں۔ نیز سیوطی جیسے محدث نے بھی۔

"فردوس الاخبار" کا قلمی نسخہ جو کتب خانہ آصفیہ حضور نظام میں موجود ہے۔ اس کا نمبر ۲۱۴ فن حدیث ہے۔ اس نسخہ میں سے جو مفید حوالجات ہماری جماعت کے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔ ان کو درج ذیل کیا جاتا ہے۔ چونکہ "دیلمی" کا یہ نسخہ عام نہیں۔ بلکہ قریباً قریباً نایاب ہے۔ اس لئے میں نے احتیاطاً تمام حوالے اصل کتاب سے مل کر کے ان پر مہتمم صاحب کتب خانہ آصفیہ سے تصدیق کرا کر ان کے دستخط لے لئے جس کی نقل درج ذیل ہے۔ "نقل عبارات فردوس الاخبار صحیح ہے۔ مقابلہ کیا گیا۔ (دستخط) سید عباس حسین مہتمم کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی۔ ۲۰ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ حیدر آباد دکن"

قبل اس کے کہ میں حوالجات نقل کروں۔ میں برادرم سیٹھ معین الدین صاحب کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جنہوں نے مجھے اس کتاب کے مطالعہ کے لئے ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائی۔ فجزاهم الله احسن الجزاء۔

أنت مني وأنا منك

غیر احمدی علماء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا الہام پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ آپ نے ایک ہی وقت میں خدا کا باپ اور بیٹا ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ اس کے جواب میں ہماری طرف سے قرآن مجید بخاری مشکوٰۃ اور دوسری کتب سے متعدد حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔ کہ أنت مني وأنا منك عربی زبان کا محاورہ ہے۔ جس سے مراد اظہار محبت اور اتحاد مقاصد ہوتی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے فرمایا۔ "یا علی أنت مني وأنا منك" (بخاری جلد ۲ کتاب الصلح باب کیف یکتب هذا / مشکوٰۃ باب المناقب مجتبائی صفحہ ۵۶۴) کہ اے علی تو مجھ سے ہے۔ اور میں تجھ سے ہوں۔ مگر اس پر غیر احمدی علماء اور ان کی کاسہ لیسی میں پادری عبد الحق جیسے عیسائی مناظر کہا کرتے ہیں۔ کہ یہ قیاس مع الفارق ہے۔ ایک انسان دوسرے انسان کو اگر "انت منی وانا منک" کہے تو کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ دونوں ایک ہی جنس کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کسی انسان کو ایسا نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ انسان خدا کا ہم جنس نہیں ہے گو ان کا یہ عذر حد درجہ غیر معقول ہے۔ لیکن پھر بھی اسے توڑنے کے لئے "دیلمی" کی مندرجہ ذیل احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) أَنَا مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مِنِّيْ فَمَنْ آذَى مُؤْمِنًا فَقَدْ آذَانِيْ وَمَنْ آذَانِيْ فَقَدْ آذَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ (دیلمی صفحہ ۱۱ باب الالف راوی حضرت عبد اللہ بن جراد رض)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں خدائے عز و جل سے ہوں۔ اور مومن مجھ سے ہیں۔ پس جو شخص کسی مومن کو ایذا دیتا ہے۔ وہ مجھ کو ایذا دیتا ہے۔ اور جو مجھ کو ایذا دیتا ہے۔ اس نے گویا خدا کو ایذا پہنچائی

(۲) اس سے بھی زیادہ واضح مندرجہ ذیل حدیث ہے۔

"يَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّخِيُّ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ" (دیلمی صفحہ ۱۹۱ سطر نمبر ۴ باب الیاء۔ راوی حضرت انس بن مالک رض)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ سخی مجھ سے ہے۔ اور میں سخی سے ہوں۔

اس حوالہ میں اللہ تعالےٰ نے "من" کا محاورہ انسانوں کے لئے استعمال کیا ہے۔

حیض

غیر احمدی علماء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "يُرِيْدُوْنَ أَنْ يَرَوْا طَمْثَكَ" کہ دشمن چاہتے ہیں تیرا حیض دیکھیں پر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ مرد کو حیض کا کیا مطلب۔ اس کے جواب میں ہماری طرف سے روح البیان جلد ۱ صفحہ ۲۲۶ کا حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ "كَمَا أَنَّ لِلنِّسَاءِ حَيْضًا ..... فَكَذَالِكَ لِلرِّجَالِ حَيْضٌ فِي الْبَاطِنِ" کہ جس طرح عورتوں کو ظاہر میں حیض آتا ہے۔ اسی طرح مردوں کو بھی باطن میں حیض آتا ہے۔ نیز تذکرۃ الاولیاء مصنفہ شیخ فرید الدین عطار کے باب ۱۷ صفحہ ۴۵ کا حوالہ پیش کیا جاتا ہے کہ "جس طرح عورتوں کو حیض آتا ہے۔ اسی طرح ارادت کے رستہ میں مریدوں کو حیض آتا ہے۔" غیر احمدی علماء کہتے ہیں۔ کہ یہ اقوال صوفیا کے ہیں۔ ہمیں کسی نبی کا قول دکھاؤ۔ جس میں اس نے مردوں کے متعلق "حیض" کا لفظ استعمال کیا ہو۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل حدیث پیش کی جاتی ہے۔

"اَلْكَذِبُ حَيْضُ الرَّجُلِ وَالْاِسْتِغْفَارُ طَهَارَتُهُ" (دیلمی صفحہ ۱۶۱ سطر ۱۷ راوی حضرت سلمان رض) یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جھوٹ مرد کا حیض اور استغفار اس کی طہارت ہے۔ پس حضرت مسیح موعودؑ کے الہام کا مطلب صرف اتنا ہے۔ کہ مخالف تجھ کو جھوٹ یا کسی اور بدی میں مبتلا دیکھنا چاہتے ہیں لیکن خدا کے فضل سے تجھ میں کوئی بدی اور گندگی نہیں۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعودؑ نے اربعین ۴ صفحہ ۱۹ پر اس الہام کے متعلق لکھا ہے۔ "یعنے ناپاکی اور خباثت کی تلاش میں ہیں"

تقدیر مبرم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجام آتھم میں مرزا سلطان محمد کی موت کو تقدیر مبرم قرار دیا ہے۔ غیر احمدی علماء یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ تقدیر مبرم وہ ہوتی ہے۔ جو کسی صورت میں بھی ٹل نہ سکے۔ پھر مرزا سلطان محمد کی توبہ اور استغفار سے یہ تقدیر کس طرح ٹل گئی۔ اس کے جواب میں ہماری طرف سے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی رو سے یہ ثابت ہے۔ کہ تقدیر بعض حالات اور شرائط کے ساتھ مشروط ہونے کی صورت میں تقدیر مبرم بنتی ہے۔ اور جب تک وہ شرط یا شرائط پوری نہ ہوں۔ اس وقت تک اس تقدیر کے "قطعی" "مبرم" ہونے کا تحقق نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آتھم کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"اب آتھم صاحب قسم کھا لیویں۔ تو وعدہ ایک سال قطعی اور یقینی ہے۔ جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں۔ اور تقدیر مبرم ہے۔" (ضیاء الحق صفحہ ۱۶)

گویا آتھم کی موت "تقدیر مبرم" اس صورت میں ہوگی جبکہ وہ قسم کھائے گا۔ قسم نہ کھانے کی صورت میں تقدیر مبرم نہ ہوگی پس جس طرح اس تقدیر مبرم کے ساتھ "قسم کھانے" کی شرط ہے اسی طرح سلطان محمد کی موت کے ساتھ توبہ نہ کرنے کی شرط ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"اگر وہ توبہ نہ کریں گے۔ تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے۔ اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا لیکن اگر وہ رجوع کریں گے۔ تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔"

(ضمیمہ اخبار ریاض ہند امرتسر یکم مارچ ۱۸۸۶ء مشمولہ آئینہ کمالات اسلام)

یہ تحریر ۱۸۸۶ء کی ہے۔ گویا ان ابتدائی ایام کی جبکہ ابھی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور محمدی بیگم کا نکاح بھی مرزا سلطان محمد سے نہیں ہوا تھا۔ اس تحریر کے الفاظ "اگر وہ توبہ نہ کریں گے" صاف طور پر بتا رہے ہیں۔ کہ مرزا سلطان محمد وغیرہ کی موت کا تقدیر مبرم ہونا" توبہ نہ کرنے کی شرط سے مشروط ہے۔ جس طرح آتھم کی موت کا تقدیر مبرم ہونا "قسم کھانے" کے ساتھ مشروط تھا۔ تقدیر مبرم کا دعا اور صدقہ سے ٹل جانا احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی ثابت ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے۔

(۱) اَکْثِرْ مِنَ الدُّعَا فَاِنَّ الدُّعَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ الْمُبْرَمَ" (کنز العمال جلد ا صفحہ ۱۶۷ کتاب الصواب) کہ کثرت سے دعا کر کیونکہ دعا تقدیر مبرم کو بھی ٹلا دیتی ہے۔

(۲) رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتَدْفَعُ الْبَلَاءَ الْمُبْرَمَ النَّازِلَ مِنَ السَّمَاءِ" (روض الریاحین برحاشیہ قصص الانبیاء صفحہ ۱۶۱) روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ صدقہ بلاء مبرم کو بھی جو آسمان سے نازل ہونے والی ہو روک دیتا ہے۔

(۳) "اَلدُّعَاءُ جُنْدٌ مِنْ اَجْنَادِ اللّٰہِ مُجَنَّدَۃٌ یَرُدُّ الْقَضَاءَ بَعْدَ اَنْ یُّبْرَمَ" (فردوس الاخبار دیلمی صفحہ ۱۰۰ آخری سطر راوی ابو موسےٰ رضؓ)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ دعا خدا تعالےٰ کے لشکروں میں سے ایک جرار لشکر ہے۔ جو قضاء کو اس کے مبرم ہو جانے کے بعد بھی ٹلا دیتی ہے

حجر اسود منم

بعض مخالفین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ حضور نے اپنے آپ کو حجر اسود قرار دیا ہے۔ گو اس کے اور بھی کئی جواب ہیں۔ مگر اس جگہ صرف ایک حوالہ نقل کیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

"یَا عَلِیُّ اَنْتَ بِمَنْزِلَۃِ الْکَعْبَۃِ" (دیلمی صفحہ ۳۱۴) کہ اے علیؓ! تو بمنزلہ کعبہ کے ہے۔

ٹیچی

بعض مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس کشف پر اعتراض کیا کرتے۔ اور اس پر تمسخر اڑاتے ہیں۔ کہ حضور نے ایک آدمی دیکھا۔ جو "فرشتہ معلوم ہوتا تھا" (مکاشفات صفحہ ۳۱) اس نے عین ضرورت کے وقت کشفی حالت میں میرے دامن میں بہت سے روپے ڈالے ہیں۔ میں نے اس کا نام پوچھا۔ تو اس نے بعد از اصرار کہا "ٹیچی" حضرت مسیح موعود نے ساتھ ہی تحریر فرمایا ہے کہ "ٹیچی پنجابی زبان میں وقت مقررہ کو کہتے ہیں یعنے عین ضرورت کے وقت آنے والا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۳۲) خدا کی نصرت ہمیشہ وقت پر ہی آتی ہے۔ اس "فرشتہ نما" انسان نے اپنا علَم (ذاتی نام) کوئی نہیں بتایا۔ بلکہ کہا۔ کہ "میرا کوئی نام نہیں"۔ لیکن بعد میں دوبارہ پوچھنے پر اس نے اپنا صفاتی نام بتایا۔

اس اعتراض کا تفصیلی جواب تبلیغی پاکٹ بک صفحہ ۲۱۱ پر موجود ہے اس جگہ ایک حوالہ" فردوس الاخبار" کا نقل کرتا ہوں۔

" اِسْمُ جِبْرَائِیْلَ عَبْدُ اللّٰہِ وَاِسْمُ مِیْکَائِیْلَ عُبَیْدُ اللّٰہِ وَاِسْمُ اِسْرَافِیْلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ" (دیلمی صفحہ ۵ باب الالف راوی حضرت ابو امامۃ رضؓ)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل کا نام عبد اللہ اور حضرت میکائیل کا نام عبید اللہ اور حضرت اسرافیل کا نام عبد الرحمٰن ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ ملائکہ کے صفاتی نام بھی ہوتے ہیں۔ اور وہ ان کی ڈیوٹیوں کے اعتبار سے مقرر کئے گئے ہیں:۔

کشف سرخی کے چھینٹے

بعض مخالفین نے حضرت مسیح موعودؑ کے مندرجہ بالا کشف پر یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ کیا خدا تعالےٰ اپنے ہاتھ سے کاغذ پر لکھا بھی کرتا ہے؟ وہ کاغذ کس کارخانے کا بنا ہوا تھا۔ سیاہی کس کارخانہ کی تھی۔ قلم کیسا تھا؟ وغیرہ اس کے جواب میں ایک حدیث نقل کی جاتی ہے

"خَلَقَ اللّٰہُ ثَلَاثَۃَ اَشْیَاءٍ بِیَدِہٖ خَلَقَ اٰدَمَ بِیَدِہٖ وَکَتَبَ التَّوْرَاۃَ بِیَدِہٖ وَغَرَسَ الْفِرْدَوْسَ بِیَدِہٖ" (دیلمی صفحہ ۱۰۰) کہ خدا تعالےٰ نے تین چیزیں اپنے ہاتھ سے بنائیں۔ حضرت آدمؑ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔ تورات کو اپنے ہاتھ سے لکھا۔ اور فردوس کو اپنے ہاتھ سے بویا

اب "کتب التوراۃ بیدہ" کے جملہ پر بعینہٖ وہی اعتراضات پڑ سکتے ہیں۔ جو مخالفین حضرت مسیح موعودؑ کے کشف پر کرتے ہیں ما ھو جوابکم فھو جوابنا

دجّال

ان احادیث میں سے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ دجال عیسائی مذہب کے ساتھ تعلق رکھنے والا ہوگا۔ ایک حدیث یہ بھی ہے۔

" یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّھَا لَمْ تَکُنْ فِتْنَۃٌ فِی الْاَرْضِ اَعْظَمَ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ ۔ ۔ ۔ ۔ فَمَنْ لَقِیَہٗ فَلْیَقْرَأْ بِفَوَاتِحِ سُوْرَۃِ الْکَھْفِ" (دیلمی صفحہ ۲۹۸ باب الیاء راوی ابو امامۃ رضؓ)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! دنیا میں دجال سے بڑا فتنہ کوئی نہیں ہوا۔ پس تم میں سے جو کوئی دجال کو ملے وہ سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے

اس حدیث سے صاف طور پر معلوم ہوا۔ کہ سورۃ کہف کی ابتدائی آیات میں دجالی فتنہ اور اس کے کا طریق مذکور ہے اور سورۃ کہف کی ابتدائی آیات میں عیسائیت اور اس کی تردید ہی کا ذکر ہے۔ کہ ان لوگوں نے خدا کا بیٹا حالانکہ یہ عقیدہ ہرگز قابل قبول نہیں "کَبُرَتْ کَلِمَۃً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاھِھِمْ" دیکھو سورہ کہف ع ۱

مسیح موعودؑ فارسی الاصل ہوگا

بخاری شریف کی روایت میں ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے "واٰخرین منھم" کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت سلمانؓ کی پیٹھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ "مِنْ ھٰؤُلَاءِ" ان میں سے ہوگا دیلمی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

" ضَرَبَ عَلٰی فَخِذِ سَلْمَانَ فَقَوْمُ ھٰذَا"

(دیلمی صفحہ ۱۶۳) یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ نے سلمان فارسیؓ کی ران پر ہاتھ رکھا۔ اور فرمایا اُس کی قوم۔ حدیث میں مسیح موعود کا حضرت سلمان فارسی کی "نسل" سے ہونا نہیں۔ بلکہ آپ کا "قوم فارس" میں سے ہونا ضروری ہے جو ہوا

کفر کا فتوےٰ

غیر احمدی دوست کہا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے ہم پر کفر کا فتوےٰ لگایا ہے۔ گویا آپ دنیا کو مومن بنانے نہیں۔ بلکہ لغوذ باللہ مسلمانوں کو کافر بنانے کے لئے آئے تھے۔ اس کے دیگر عقلی جوابات کے علاوہ مندرجہ ذیل حدیث بھی پیش کی جاسکتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اِنَّا سَیَجْتَمِعُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ وَلَیْسَ فِیْھِمْ مُؤْمِنٌ" (مستدرک علی الصحیحین کتاب الفتن) اور اس حدیث کے متعلق امام حاکم فرماتے ہیں۔ "ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ" کہ یہ حدیث بخاری مسلم کے معیار کے مطابق صحیح حدیث ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے۔ کہ اب زمانہ آجائیگا۔ کہ جب لوگ مسجدوں میں جمع ہوں گے۔ مگر ان میں سے مومن ایک بھی نہیں ہوگا۔ پس یہ فتوےٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہیں دیا۔ بلکہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے۔ جیسا کہ "لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُہٗ" (مشکوٰۃ کتاب العلم) سے بھی ثابت ہے۔ کہ ان کا نام تو مسلمان ہی ہوگا۔ مگر وہ مسلمان نہیں ہوں گے۔

کان فی الھند نبیٌّ

بعض مخالف اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چشمہ معرفت میں "کان فی الھند نبیًّا اسود اللون اسمہ کاھنا" کو حدیث قرار دیا ہے۔ اس کا حوالہ کیا ہے؟ اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ حدیث دیلمی کی کتاب "تاریخ ہمدان" باب الکاف میں ہے۔

اگلے نمبر میں دیلمی وغیرہ کے وہ حوالے نقل کئے جائیں گے۔ جو مسئلہ ختم نبوت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز

خاکسار عبد الرحمٰن خادم بی۔ اے گجراتی

(۲۰) کلیم الدین صاحب معرفت مسٹر حامد علی صاحب سیکنڈ کلرک سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس بھاگل پور (۲۱) محمد احسان الحق صاحب ڈاک خانہ پورینی ضلع بھاگل پور (۲۲) ملک سعید احمد صاحب ابن ملک مولا بخش صاحب ہوشیار پور (۲۳) سلطان احمد جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی ڈاک خانہ ضلع سرگودہا (۲۴) سید علی اصغر شاہ مدرس چک ۹۹ شمالی ڈاک خانہ ضلع سرگودہا (۲۵) منشی خلیل الرحمٰن صاحب جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ سامانہ ریاست پٹیالہ (۲۶) منشی حبیب الرحمٰن صاحب سکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ سامانہ ریاست پٹیالہ (۲۷) منشی امین الرحمٰن صاحب سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سامانہ (۲۸) فضل الرحمٰن صاحب سامانہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ سامانہ (۲۹) سید عباس بخاری محلہ سیداں پشاور (۳۰) سید علی شاہ صاحب متعلم تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان (۳۱) شیخ محمد عبداللہ صاحب انگلش ماسٹر گورنمنٹ سکول چکوال ضلع جہلم (۳۲) سماۃ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ شیخ محمد عبداللہ صاحب انگلش ماسٹر گورنمنٹ سکول چکوال ضلع جہلم (۳۳) چوہدری اکبر علی صاحب اسے ڈی آف سکول - (۳۴) سید سردار شاہ صاحب مدرس (۳۵) مسٹر عبدالرحیم صاحب (۳۶) مولوی فیروزالدین صاحب (۳۷) بابو شاہ عالم صاحب سکرٹری مال جہلم (۳۸) شریف احمد صاحب ولد سیٹھ محمد ابراہیم صاحب جماعت دہم ہائی سکول بنگہ ضلع جالندھر (۳۹) محمد ابراہیم صاحب الٹھوالی متعلم مدرسہ احمدیہ جماعت سوئم قادیان (۴۰) محمد ابراہیم صاحب جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ ننکانہ ضلع شیخوپورہ (۴۱) منشی محمد شفیع صاحب اول مدرس ابیانوالہ متصل ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ (۴۲) حافظ بشیر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ (۴۳) عبدالحق صاحب متعلم جامعہ احمدیہ (۴۴) عبدالمالک خان صاحب مولوی فاضل (۴۵) عبدالرحمٰن صاحب ملتان متعلم جامعہ احمدیہ (۴۶) رحمت اللہ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ (۴۷) محمد اسماعیل صاحب سیالکوٹی (۴۸) مولوی عنایت اللہ صاحب کالٹھ گڑھی متعلم جامعہ احمدیہ (۴۹) غلام احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ (۵۰) محمد صدیق صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان (۵۱) شریف احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان - (۵۲) محمد اشرف گجراتی قادیان (۵۳) کلیم اللہ صاحب قادیان (۵۴) محمد احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان (۵۵) نور الحق صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان (۵۶) محمد امین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان (۵۷) عبداللہ صاحب اختر متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان (۵۸) نور احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان (۵۹) محمد یٰسین صاحب قادیان (۶۰) خوشی محمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ (۶۱) نذیر احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ - (۶۲) سید اعجاز احمد جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ قادیان (۶۳) امینہ رشیدہ بنت ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب مرحوم (۶۴) سعیدہ رشیدہ بنت ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب مرحوم -

اگر کوئی امیدوار اپنا نام مندرجہ بالا فہرست میں نہ پائیں - تو اطلاع دیں - ممنون ہونگا - ؎

(ناظر تعلیم و تربیت - قادیان)

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات

صدر انجمن احمدیہ قادیان

بابت ماہ ستمبر ۱۹۳۳ء

تفصیل آمد

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم آمد	کیفیت
۱	بیت المال	۷۲۰۵-۱۲-۰	
۲	صدقات	۵۲۳-۱-۶	
۳	مقبرہ بہشتی	۷۷۸۸-۱۱-۶	
۴	امور عامہ	۱۲-۰-۰	
۵	نور ہسپتال	۲۰-۱۲-۰	
۶	ضیافت	۲۰۳۱-۸-۹	
۷	دعوت و تبلیغ	۱۹۲-۹-۰	
۸	تخفیف	۱۷۹-۱-۶	
	میزان	۱۷۹۵۳-۹-۳	
۹	توسیع مسجد اقصیٰ	۸۲-۰-۰	
۱۰	بک ڈپو	۳۶-۰-۰	
۱۱	طبع و اشاعت	۱۲۶۹-۲-۰	
۱۲	ریویو انگریزی	۱۵۷-۵-۰	
۱۳	بورڈران ہائی	۳۹۰-۱۴-۹	
۱۴	بورڈران احمدیہ	۳۶-۰-۰	
۱۵	پراویڈنٹ فنڈ	۳۹۵-۴-۰	
۱۶	جائیداد	۱۷۸-۰-۰	
	میزان	۲۵۴۴-۹-۹	
	قرضہ	۱۴۷۲-۱-۰	
	میزان کل	۲۱۹۷۰-۲-۰	

تفصیل خرچ

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم خرچ	کیفیت
۱	بیت المال	۲۹۵-۵-۶	
۲	صدقات	۱۶۰۰-۷-۶	
۳	مقبرہ بہشتی	۷۶۴-۰-۶	
۴	تعلیم و تربیت	۱۷۳-۵-۳	
۵	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۲۱۷۱-۶-۰	
۶	مدرسہ احمدیہ	۱۱۵-۰-۰	
۷	گرلز سکول	۲۰۰-۰-۰	
۸	احمدیہ ہوسٹل	۱۲۵-۰-۰	
۹	امور عامہ	۱۷۹-۱۴-۰	
۱۰	ضیافت	۸۱-۱۳-۰	
۱۱	دعوت و تبلیغ	۲۳۳۱-۱۲-۰	
۱۲	قضاء	۱۴-۰-۶	
۱۳	خلافت	۱۲۰۰-۰-۰	
۱۴	نظارت اعلیٰ	۶۴-۱۴-۰	
۱۵	پرائیویٹ سکرٹری	۴۰۲-۲-۹	
۱۶	محاسب	۱۳۱-۱۱-۹	
۱۷	تالیف و تصنیف	۱۳۴-۶-۰	
۱۸	امور خارجہ	۳۸۰-۱۱-۶	
	میزان	۱۰۳۶۵-۱۴-۳	
۱۹	طبع و اشاعت	۱۲۶۷-۴-۶	
۲۰	ریویو انگریزی	۳۱۶-۱۲-۶	
۲۱	بورڈران ہائی	۱۵۸-۲-۰	
۲۲	بورڈران احمدیہ	۲۲۴-۱۲-۹	
۲۳	پراویڈنٹ فنڈ	۱۰۰۰-۰-۰	
۲۴	جائداد	۱۸۴-۳-۳	
	میزان	۳۱۵۱-۳-۹	
۲۵	واپسی قرضہ	۷۲۱۰-۰-۰	
	میزان کل	۲۰۷۲۷-۲-۰	

(محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

پرسنل اسسٹنٹ ناظر بیت المال

کا

دورہ

پرسنل اسسٹنٹ ناظر بیت المال کے دورہ کا پروگرام اخبار الفضل مورخہ ۵/۱۱/۳۳ میں شائع ہو چکا ہے۔ ان کے دورے میں جماعت سہارن پور کا اور اضافہ کیا گیا ہے یعنی وہ جماعت احمدیہ سہارن پور کا بھی معائنہ فرمائیں گے ؎

(ناظر بیت المال قادیان)

مزدوروں کے لئے نادر موقع

جن احمدی اصحاب کی صورت معاش محض روزانہ مزدوری پر منحصر ہے۔ انہیں خاص طور پر اور دوسرے اصحاب کو عام طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ علاقہ سندھ میں جہاں جہاں سکھر براج پر نو آبادی ہو رہی ہے۔ مزدور پیشہ لوگوں کے لئے بہترین موقعہ ہے۔ کام روزانہ مل سکتا ہے۔ یعنی کھدائی تعمیرات مکانات میں مزدوری نلائی بجائے کٹائی فصل پنبہ چینی وغیرہ وغیرہ۔ اقسام کے کام سال میں ہر وقت ملتے رہتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے افراد کو تو خاص کر اپنی زمین کا کام اتنا ہے۔ کہ وہاں بھی سینکڑوں مزدوروں کی اس وقت پنبہ چینی۔ کھدائی وغیرہ کے لئے ضرورت ہے۔ عام طور پر وہاں یومیہ اجرت ۸ہے۔ مگر مضبوط مزدور ٹھیکہ پر کام کر کے ایک روپیہ روزانہ بلکہ اس سے بھی زیادہ کما سکتا ہے۔ پس بے کار احباب جن کے لئے یہاں کام نہیں۔ ان کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ راہ نکالی ہے۔ انہیں جلد سے جلد وہاں موقعہ پر پہنچ کر فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ راستہ یہ ہے۔ لاہور سے حیدرآباد سندھ۔ وہاں سے میرپور خاص وہاں سے جھڈو ریلوے سٹیشن سے اتر کر ۱۶ میل کے فاصلہ پر احمد آباد سٹیٹ واقع ہے۔ جہاں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زمین ہے۔ کرایہ ریل لاہور سے جھڈو تک اندازاً دس روپیہ ہے۔

المعلن:۔ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان)

"زمیندار" کی غلط بیانی کی تردید

بوضع گنج میں یکم اکتوبر ۳۳ء کو کوئی مناظرہ نہیں ہوا۔ صرف ایک غیر احمدی دوست کی درخواست پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر کے متعلق قریباً چالیس منٹ تبادلہ خیالات ہوا۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف انوار الاسلام۔ حقیقت الوحی۔ کتاب البریہ۔ اعجاز احمدی براہین احمدیہ حصہ پنجم اور حضور کے اشتہارات [illegible] مقابلہ پادری عبد اللہ آتھم کے حوالجات سے بموجب پیشگوئی [illegible] عمر کے پورے ہونے کا ثبوت دیا۔ نیز حضور کا یہ ارشاد کہ عمر کا صحیح علم خدا کو ہی ہے۔ اصل تاریخ پیدائش محفوظ نہیں۔ پیش کر کے بتلایا۔ کہ جس شخص نے حضور کی عمر کے متعلق لکھا۔ خواہ موافق ہو۔ یا مخالف اندازاً ہی لکھا ہے۔ اصل حقیقت خدا کو معلوم ہے۔ جس نے بطور پیشگوئی قریباً ۸۰ سال عمر بتلائی اور اخیر میں ۱۹۰۵ء میں خود ہی بتلا دیا۔ کہ وہ وقت مقررہ پورا ہو چکا۔ اب موت قریب ہے۔

معترض نے بجائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے حوالجات پیش کرنے کے اخبارات الحکم و بدر اور کتاب منظور الٰہی کے حوالے دیئے۔ ان حوالوں کے متعلق انہیں بتلایا گیا۔ کہ یہ عبارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہیں ہیں۔ بلکہ آپؑ کی وفات پر آپ کے مخالفین کے بیانات ہیں۔ معترض نے اس کا اعتراف کیا اور حضرت اقدس کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ کی ہے۔ تریاق القلوب پڑھ چکے ہیں۔ اور شہادت القرآن پڑھ رہے ہیں۔

اب میں شیخ محمد اشرف صاحب کے قبول اسلام کی حقیقت ظاہر کرتا ہوں۔ جس کا اعلان زمیندار نے کیا ہے۔ یہ صاحب نہ تو مندرجہ بالا گفتگو میں شامل تھا نہ اس کی طرف سے کوئی چیلنج ہمارے پاس پہنچا۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے آنے کے ثبوت کا مطالبہ کیا گیا ہو۔ اور نہ ہی تین گھنٹہ کی کوئی سر توڑ کوشش ہوئی۔ جس کے اخیر میں پھر سمجھانے کا وعدہ دیا گیا ہو۔ یہ سب بالکل جھوٹ ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ گزشتہ مئی میں اس نے شیر فروشی کی دوکان کھولی۔ اور احمدیوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے احمدی کہلانا شروع کیا۔ مئی سے لے کر ۱۴ر اکتوبر ۳۳ء تک پانچ ماہ کے عرصے میں صرف نو دس دفعہ اسے احمدیہ مسجد میں نماز پڑھتے دیکھا گیا۔ اور صرف ۱۷ر اگست کو ۱۴ر اس نے چندہ دیا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کیسا احمدی تھا۔

ارتداد کے اعلان سے ایک دن پیشتر جب معلوم ہوا۔ کہ وہ اعلان کرنے والا ہے۔ تو اسے بلا کر وجہ دریافت کی گئی۔ اس نے کہا میں احمدی تھا ہی نہیں۔ میرے بھائی نے زبردستی مجھے احمدی بنایا تھا۔ یہ ہے اس اعلان کی حقیقت جسے "زمیندار" نے بڑے طمطراق سے شائع کیا ہے۔

خاکسار:۔ محمد اسمٰعیل عفی عنہ جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ گنج

ایک نومسلم کے لئے ملازمت کی ضرورت

ایک نومسلم محمد صادق صاحب جو عیسائیت سے احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ اور باورچی کا کام انگریزی طرز کا بہت اچھا جانتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی ملازم رہ چکے ہیں۔ ملازمت کے خواہشمند ہیں۔ شریف آدمی ہیں۔ جن صاحب کو ضرورت ہو۔ دفتر الفضل کی معرفت انہیں مطلع فرمائیں

نامۂ حیدرآباد

ختم نبوت پر گفتگو

عثمانیہ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر صاحب نے جن کا اسم گرامی الیاس برنی ہے ایک جلسہ میلاد میں ختم نبوت پر تقریر کی۔ چونکہ ان کا روئے سخن معناً ہماری جماعت کی طرف تھا۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے تبلیغی سکرٹری نے پروفیسر صاحب موصوف سے مل کر تبادلہ خیالات کی اجازت چاہی۔ جس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ آپ علماء سے مخاطب ہوں۔ اس کے بعد ہماری جماعت کی طرف سے ایک ٹریکٹ شائع کیا گیا۔ جس میں پروفیسر صاحب کی تقریر کا جواب دیا گیا۔ اس پر غیر احمدیوں کی طرف سے دو تین ٹریکٹ اور اخباروں میں مضامین ختم نبوت پر شائع ہوئے۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد ان سب کا مفصل جواب دے رہی ہے۔ اس سلسلہ سے اتنا فائدہ ضرور ہوا ہے کہ لوگوں کو تحقیق حق کی طرف توجہ پیدا ہو گئی ہے۔ اور خاتم کا لفظ افضل کے معنوں میں استعمال ہونے لگا۔ مثلاً ایک غیر احمدی طبیب نے اپنی دوائی کا نام "خاتم الادویات" رکھا ہے۔

یوم التبلیغ

جماعت احمدیہ حیدرآباد نے اپنے مقدس امام کے حکم کی تعمیل میں نہایت انتظام کے ساتھ یوم التبلیغ منایا۔ ریلوں بسوں۔ ریلوے سٹیشنوں۔ دفاتروں۔ کالجوں۔ سکولوں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا اور سلسلہ کے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں۔ اور انفرادی طور پر ہر شخص نے اپنے اپنے احباب اور حلقہ اثر میں پیام حق پہنچایا۔ ایک نہایت خوشکن اور تبلیغی جوش کی مثال الہ دین فیملی سکندرآباد کے خورد سال بچوں نے پیش کی۔ یہ بچے گذشتہ سال کی طرح اس مرتبہ بھی سکندرآباد سے حیدرآباد تک پیدل گئے۔ اور سلسلہ کا لٹریچر اور ٹریکٹ فروخت اور مفت تقسیم کیا۔ ان بچوں کی عمر سات سات آٹھ آٹھ سال کی ہے۔ اور حیدرآباد اور سکندرآباد کے درمیان سات میل کا فاصلہ ہے۔ امیرزادوں کا پیدل تبلیغی جوش کے ساتھ چلنا قابل قدر ہے۔

احمدیہ جوبلی ہال

ینگ مین ایسوسی ایشن کے اجلاس ہر جمعہ کو باقاعدہ ہال میں ہوتے ہیں۔ جن میں سلسلہ کے متعلق مسائل پر تقاریر کی جاتی ہیں۔ ریڈنگ روم اور لائبریری بھی اسی ہال میں ہے۔ ہر جمعرات اور پیر کو الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیر درس قرآن دیتے ہیں اور ان کا خطبہ جمعہ مومنین کے لئے روحانی غذا اور

تسکین قلب کا موجب ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ حضرت مولوی بہاؤ الدین صاحب مولوی و منشی فاضل ہر اتوار کو اپنے گھر پر درس قرآن دیتے ہیں۔ احمدیہ جوبلی ہال کے نیچے سلسلہ کی کتب کی فروختگی کا بھی انتظام ہے۔ اور سکندر آباد کے بھائی عبد الغفور صاحب ریلوے میں قریباً قریباً ہر سیکنڈ فرسٹ کلاس کے معززین کے ہاتھ سلسلہ کی کتب ایک معقول تعداد میں فروخت کرتے رہتے ہیں۔

سلسلہ کا لٹریچر

انجمن ترقیٔ اسلام سکندر آباد کی طرف سے انگریزی مکمل باتصویر نماز شائع ہوئی ہے۔ جس میں مسٹر عبد اللہ مسکاؑ اور الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیر دونوں کو نماز پڑھتے ہوئے نیز علی محمدؐ الہ دین ایم۔ اے ایڈیٹر کا فوٹو مختلف حالت ہائے نماز میں دکھلایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ کنڑی اور تیلگو نمازیں بھی شائع ہو چکی ہیں۔ اور مرہٹی زیر ترجمہ ہے۔

انگریزی میں Future Religion of the world. یعنی "دنیا کا آئندہ مذہب نیز اسلام و دیگر مذاہب" نامی کتب جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تحریروں کا انگریزی ترجمہ ہے شائع ہو چکی ہیں۔ "اسلامی اصول کی فلاسفی" تلنگی ملایا۔ گجراتی۔ سندھی۔ گورکھی۔ برمی۔ انگریزی زبانوں میں شائع ہو چکی ہے ہندی زیر طبع ہے۔ اسی طرح دیگر انگریزی اردو کتب عنقریب پریس میں جانے والی ہیں۔ یہ تمام کتابیں سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکرٹری انجمن ترقیٔ اسلام سکندر آباد سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔ (نامہ نگار)

مالابار میں اشاعت احمدیت

کچھ عرصہ سے مالابار میں احمدیت کے خلاف نام نہاد علماءؑ زہر اگل رہے ہیں۔ یہ تجربہ شدہ امر ہے کہ جب حق کی اشاعت زور شور سے کی جائے۔ اور صداقت لوگوں کے دلوں میں داخل ہونے لگے۔ تو دشمنان حق و صداقت اس کے خلاف زیادہ سے زیادہ زور لگاتے ہیں۔ مگر جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زھوقا کے مطابق ان کی کوئی مخالفت کچھ نہیں بگاڑ سکی۔ بلکہ ان کی تمام تر دشمنی صداقت کو اور زیادہ نمایاں کر دیتی ہے۔

چند دن ہوئے۔ جناب استاذی المکرم مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری مولوی فاضل مبلغ کے ساتھ غیر احمدی علماء نے مضمون "صلب" پر مناظرہ کیا تھا۔ اس مناظرہ سے احمدیوں کو کیسی فتح حاصل ہوئی۔ اس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے۔ کہ مناظرہ کے بعد چار افراد نے بیعت کی۔ مناظرہ نے مالابار کی مذہبی دنیا کو ہلا دیا۔ اسی کے اثر سے پینگاڑی میں بھی چند نفوس نے بیعت کی۔ جن کے نام یہ ہیں (۱) جناب اے۔ سلیمان صاحب بن علی (۲) جناب عبد اللہ صاحب بن احمد کٹی (۳) جناب حسین بن عمر۔ یہ تینوں نوجوان تاجر ہیں۔

۱۴ اکتوبر کو پینگاڑی کے ایک سخت مخالف مولوی کی حالت قابل دید تھی۔ ان کی حالت اس قدر خراب ہونے کی وجہ یہ تھی۔ کہ احمدیت قبول کرنے والے انہی کے معتقدین میں سے تھے۔ مولوی صاحب سے ہر چند کہا گیا۔ کہ مولوی عبد اللہ صاحب مولوی فاضل سے گفتگو کریں۔ مگر وہ میدان میں نہ آئے۔ (خاکسار۔ عبد القدوس از پینگاڑی)

مغربی تہذیب اور ہندو لڑکیاں

ہندو اخبارات آئے دن "اسلامی پردہ" کے خلاف مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ اور پردہ کو عورتوں کی ترقی میں روک بتاتے ہیں۔ مگر پھر جب کبھی "بے پردگی" کے مضر اثرات کی وجہ سے نقصان اٹھاتے ہیں۔ تو چاروں طرف سے کوئی بہتری کی صورت نہ دیکھ کر ناچار اسلام کی چوکھٹ پر آ گرتے ہیں جب انہیں کہا جائے کہ پردہ عورتوں کے لئے مفید ہے۔ تو جھٹ اس کے خلاف لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن جب "بے پردگی" کے شرمناک نتائج دیکھتے ہیں۔ تو ہندو عورتوں کی "بے جا آزادی" کا رونا روتے ہیں مگر دہر ہندو عورتیں بھی ان کو خوب سمجھ گئی ہیں۔ خواہ اخبار کے تمام کالم ہی کیوں نہ ان کے خلاف سیاہ کر دئے جائیں۔ ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ جس روش پر اب وہ جا رہی ہیں۔ اس سے کوئی اب انہیں روک سکتا۔ چہ جائیکہ "پرتاپ"۔ "ملاپ" اور "تیج" وغیرہ کی یہاں دال گل سکے۔

ہندو عورتوں کی بے جا آزادی اور مغربی تہذیب کی تقلید کی اب تو نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ کہ ہندو [illegible] لڑکیاں نوجوان لڑکوں کے ساتھ ایک ہی سکول میں باقاعدہ تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ اب یہ مرض ہر جگہ پھیلتا جا رہا ہے۔ [illegible] وقت میں کشن دیال ہندو ہائی سکول میانی (ضلع شاہ پور) کا ذکر کرتا ہوں۔ اس سکول میں اس وقت دسویں جماعت میں تین ہندو نوجوان لڑکیاں نوجوان لڑکوں کے پہلو بہ پہلو بیٹھ کر تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

خاکسار۔ نذیر احمد احمدی آف میانی (ضلع شاہ پور)

بٹھنڈا میں بعض فتنہ پردازوں کی شرارت

۱۳/۱۴ اکتوبر کی درمیانی شب قریباً دس بجے رات جناب محمد ابراہیم صاحب المعروف چودھری علی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی تھے۔ وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون یہاں جماعت احمدیہ کے صرف چند اشخاص ہیں۔ صبح اطلاع ملنے پر جب ہم نے دفن کرنے کا انتظام کیا۔ تو چند اشرار نے مزاحمت شروع کر دی۔ غسال کو غسل دینے سے روک دیا۔ جب جنازہ قبرستان میں لے جایا گیا۔ تو وہی اشرار ایک جم غفیر کو ساتھ لے کر جو پہلے تیار کیا گیا تھا۔ قبر پر آ موجود ہوئے۔ اور گورکن کو قبر تیار کرنے سے روک دیا۔ اور ہمیں کہہ دیا۔ کہ یہاں میت دفن نہ ہونے دیں گے۔ ہم نے کہا آپ لوگ ہمیں یہ لکھ دیں۔ لیکن اس سے انکار کر دیا۔ اس پر ایک صاحب نے جن کا نام عثمان ہے۔ اور غیر احمدی ہیں۔ کہا کہ بڑا ظلم ہے۔ کنچنیاں جو زنا کار ہیں۔ اور کنجر شرابی زانی وغیرہ تو یہاں دفن ہوں۔ مگر ایک نمازی پرہیز گار اور مومن کا جنازہ دفن کرنے سے روک دیا جائے۔ مگر اس بات کا بھی ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ ہم میت کو وہیں رکھ کر کوتوالی پہنچے۔ اور اطلاع دی۔ ہمارے قبرستان سے چلے آنے پر قبر کو بند کر دیا گیا۔ انچارج صاحب کوتوالی مع دو کنسٹیبلوں کے موقعہ پر پہنچے۔ اور ان اشخاص کے نام لکھنے شروع کئے۔ جو مزاحم ہوئے تھے۔ کئی ادھر ادھر کھسکنے لگے آخر دو اڑھائی سو کے مجمع میں سے کل چالیس پچاس آدمیوں کے نام لکھے گئے۔ اور رپورٹ ناظم صاحب کی خدمت میں پیش کر دی۔

قبرستان کی زمین شاملات دیہہ ہے۔ اور اس کا کچھ رقبہ ایک زمیندار سے مول لیا گیا ہے۔ جس میں احمدیوں کا چندہ بھی شامل ہے بلکہ ہم احمدیوں نے ان کی انجمن حمایت اسلام کو اور عیدگاہ و کوئیں وغیرہ کے لئے بھی چندے دیئے۔ انجمن حمایت اسلام خاص طور پر احمدیوں کو ملاتی رہی۔ مگر اب بعض لوگوں نے فتنہ کھڑا کر دیا۔ جناب نائب صاحب موقعہ پر تشریف لائے۔ اور پہلے فوت شدہ احمدیوں کی قبریں دیکھیں۔ پھر ہمیں حکم دیا۔ کہ دفن کر لو۔ ہم نے مع پولیس کی موجودگی میں جنازہ دفن کیا۔ اور ہمیں معلوم ہوا۔ کہ خانصاحب محمد حسین صاحب انچارج کوتوالی نے رات بھر قبر پر پولیس کا پہرہ رکھا۔

ہم حکام بٹھنڈہ کا جنہوں نے ہر طرح امن و امان قائم رکھتے ہوئے ہمارا جنازہ دفن کرایا۔ تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ (نامہ نگار)

قصبہ پوروہ (ضلع اناؤ) میں جلسہ

۴ اکتوبر [illegible] بعد نماز مغرب ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ جس میں مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مبلغ یو پی نے اتحاد بین المسلمین پر پر زور تقریر فرمائی۔ اور عقلی و نقلی دلائل سے سمجھایا۔ کہ مسلمانوں کو آپس میں شیر و شکر ہو جانا چاہیئے۔ نیز حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے سلسلہ کی ترقی کا مؤثر پیرایہ میں ذکر کیا۔ جلسہ میں ہندو اور مسلمان [illegible] (خاکسار محمد [illegible])

کنارسی روغن (رجسٹرڈ)

بیمثل ... (رجسٹرڈ)

اگر آپ اپنی صحت کی قدر کرتے ہیں۔ اور اس کو ہمیشہ درست رکھنا چاہتے ہیں اور اپنے آپ کو قوی اور مضبوط بنانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اپنی قوت مردمی کو بحال رکھنا چاہتے ہیں۔ اور اگر عورتیں اپنی مخصوص بیماریوں سے بچنا چاہتی ہیں۔ اور اولاد کو مضبوط اور توانا بنانا چاہتی ہیں۔ تو جلد سے جلد کنارسی روغن کا استعمال شروع کر دیں۔ کنارسی روغن کی تین شیشیوں کا استعمال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کو عیاں طور پر بتا دیگا۔ کہ یہ کس قدر بیش بہا چیز اور نعمت غیر مترقبہ ہے۔

کنارسی روغن بڑے بڑے قیمتی اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ ویسے تو ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے لیکن آج کل موسم میں اس کا استعمال بہ نسبت زیادہ اچھا اور مفید ہے۔ پس جلد سے جلد آرڈر بھجوائیں۔ تاکہ موجودہ وقت ضائع نہ ہو۔ قیمت ایک شیشی ۱۲؎۔ تین شیشی للعہ علاوہ پیکنگ و محصولڈاک

دلکشا ہیر آئل (رجسٹرڈ)۔ یہ تیل تمام تیلوں کا سرتاج اور سب سے بڑھ کر فائدہ مند ثابت ہوا ہے۔ اس کے فوائد کا اعتراف کرنے والے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۹۵ فیصدی ہیں۔ باقی پانچ فی صدی بھی محض گراں قیمت کا عذر کرتے ہیں۔ ورنہ فوائد سے انہیں بھی انکار نہیں۔ پس اگر آپ اپنے بالوں کی حفاظت چاہتے ہیں۔ ان کو لمبا، مضبوط اور ملائم بنانا چاہتے ہیں۔ اور ان کو اصلی رنگ میں قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ تو اس تیل کا استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی ۸ اونس ۱۲؎۔ فی سیر ۴؎ - علاوہ پیکنگ و محصول ڈاک دو شیشیوں پر ایک شیشی کے برابر محصول لگتا ہے۔ اس لئے آرڈر دیتے وقت اس بات کا خیال رکھا کریں۔

دلکشا پرفیومری کمپنی۔ قادیان۔ پنجاب

اندھیرے گھر کا چراغ حب اٹھرا بے اولادوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی متعدی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دئے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی مرض سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج نظام جان مالک دواخانہ معین الصحت نے استادی المکرم حضرت نورالدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا۔ اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کے لئے رجسٹرڈ کرایا ہے۔ تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ حب اٹھرا مولانا استادی المکرم نورالدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے۔ یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے۔ اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں۔ صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت۔ تندرست اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے۔ منگوا کر استعمال کر کر قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔ قیمت فی تولہ ۱۲؎۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ لہ ۱۱؎ یکدم منگوانے پر علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔

نوٹ:۔ ہمارے دواخانہ میں ہر ایک قسم کے مجرب ادویہ امراض زنانہ و مردانہ بچوں اور آنکھوں کے لئے تیار رہتے ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیمار کا مفصل حال تحریر کیا جائے۔

المشتہر:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت۔ قادیان

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت لالہ دیویندر ناتھ صاحب جج درجہ چہارم دہرم سالہ ضلع کانگڑہ

نمبر مقدمہ ۱۶۱ سنہ ۳۳ء

مدیلو رام ولد لچھمن داس مہاجن سکنہ گدڑ تحصیل کانگڑہ مدعی

بنام:۔ مہر الدین بعمرہ ولد نہ معلوم ذات مسلمان سکنہ حال سبزی فروش سوجان پور رگبیاں تحصیل پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور

دعوےٰ ۱۵/- بابت کرایہ دوکان بابت ۵ ماہ

بنام:۔ مہر الدین بعمرہ ولد نہ معلوم مسلمان سکنہ حال سبزی فروش سوجان پور بگیاں تحصیل پٹھانکوٹ

مقدمہ بالا میں یہ اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ تم تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہو۔ اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ تم بتاریخ ۲۱ ۱۲/۳۳ حاضر عدالت بمقام دہرم سالہ آ کر جواب دہی مقدمہ کرو۔ اگر تاریخ مذکورہ پر حاضر نہیں ہو گے۔ تو تمہارے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔ آج مورخہ ۱۱/۳۳ کو بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم بحروف انگریزی

اندرون شہر میں ایک باموقع مکان کی فروخت

ایک مکان پختہ چار مرلے کے رقبہ میں بنا ہوا ہے۔ جس پر بالائی منزل بھی ہے۔ شہری طرز کا تعمیر شدہ ہر ایک قسم کی ضروریات مہیا ہیں۔ مسجد اقصیٰ مسجد مبارک دونوں بالکل قریب ہیں۔ کوچہ مغلاں میں واقع ہے۔ جو صاحب لینا چاہتے ہوں۔ خود یا کسی معتبر کے ذریعہ دیکھ کر قیمت کا فیصلہ کریں۔ تفصیلی حالات بذریعہ خط و کتابت دریافت کریں۔

چودھری اللہ بخش مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

ضرورت رشتہ

ایک احمدی مولوی فاضل اور بی۔ ٹی۔ عمر تیس سال کے لئے جو کہ ستر روپے ماہوار ڈسٹرکٹ بورڈ کا مستقل ملازم ہے۔ موجودہ جائداد کی مالیت چھ ہزار روپیہ ہے۔ لڑکی تندرست کنواری اور خواندہ ہو۔ اہل صاحبت خاص کر ضلع لائل پور کے رہنے والے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

عبدالغنی احمدی عربی مدرس ڈی۔ بی ہائی سکول موردی پور براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور

بعض بیمائے قطعات اراضی قابل فروخت

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے تمام محلوں میں بعض اچھے اچھے موقع کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں مثلاً محلہ دارالعلوم میں نصرت گرلز سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے درمیان جو اس وقت رعایتی شرح سے نہایت ارزاں نرخ پر فروخت ہو رہے ہیں۔ یعنی بڑی سڑک پر بجائے ... کے ... فی مرلہ۔ اور اندرون محلہ بجائے ... کے ... فی مرلہ۔ محلہ دارالفضل میں ریلوے روڈ پر منڈی کے قریب مسجد کے قریب۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب جن میں سے بعض قطعات کے چاروں طرف راستے ہیں اور آبادی کے وسط میں واقع ہیں۔ تفصیلات اور ان کی قیمتیں بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت دریافت کی جا سکتی ہیں۔

المشتہر

محمد احمد مولوی فاضل

(پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب) قادیان

ہندوستان اور بعض ممالک غیر کی خبریں

والئی کابل نادر شاہ کو ۸ نومبر ۳ بجے دن کے ایک شخص نے محل کے ایک تاریک حصہ میں حملہ کر کے قتل کر دیا آپ حرم سے باہر نکل رہے تھے۔ کہ اس نے تین فائر کئے۔ اور اس کے بعد خنجر سے آپ کا کام تمام کر دیا۔ نئی دہلی کے سرکاری حلقوں میں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ قاتل ایک طالب علم ہے۔ اور غالباً وہ اسی جماعت کا ایک فرد ہے۔ جو حال ہی میں جرمنی سے واپس آئی۔ آپ ۱۶ / اکتوبر ۱۹۲۹ء کو متفقہ طور پر شاہ افغانستان تسلیم کئے گئے تھے۔ اور اس وقت اپنی عمر کے پچاسویں سال میں تھے۔ آپ نے افغانستان کو شاہراہ ترقی پر چلانے میں سعی بلیغ سے کام لیا۔ انتظامی اصلاحات نافذ کیں۔ فوجی درس گاہ۔ میڈیکل کالج۔ ڈیفنس کالج اور افغان نیشنل بنک کا قیام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اور دوسرے اسلامی ادارے آپ سے امداد حاصل کر رہے تھے۔ نادر شاہ کے فرزند ہز میجسٹی محمد ظاہر شاہ کو بادشاہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ نئے بادشاہ کی عمر اس وقت ۲۱ سال ہے۔ مغربی و مشرقی علوم نیز علوم جدیدہ سے اعلیٰ پیمانہ پر بہرہ ور اور ایک قابل شکیل وجمیل نوجوان ہیں۔ افغانستان کے طول و عرض میں اس وقت تک کامل امن و امان ہے۔ ابھی تک یقینی طور پر معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ نادر شاہ کا قاتل باڈی گارڈ میں سے کوئی تھا۔ جرنیل غلام نبی خان کو گذشتہ سال ۸ نومبر کو موت کی سزا دی گئی تھی۔

افغان قونصل متعینہ بمبئی کو حکومت افغانستان کی طرف سے ۱۰ نومبر کو اطلاع موصول ہوئی۔ کہ نادر شاہ کا قاتل گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس کا نام عبدالخالق ہے اور وہ نادر شاہ کا ایک معمولی ملازم تھا۔

امان اللہ خاں سے روما میں ۹ نومبر کو جب رائٹر کے نمائندہ نے ملاقات کی۔ تو انہوں نے کہا کہ میں نادر شاہ کی موت پر کسی قدر خوش ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ نادر شاہ کی حکومت خوف دہراس کی حکومت تھی۔ جس میں متعدد اعلیٰ دل و دماغ رکھنے والی ہستیوں کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ امان اللہ خاں نے یہ بھی کہا کہ اگر ملت افاغنہ چاہتی ہے۔ کہ میں افغانستان واپس آؤں۔ اور اصلاح و ترقی کے پروگرام کو جاری کروں۔ تو میں اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اپنے ملک کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں۔

حکومت ہند نے بدامنی کے امکانات کے پیش نظر احتیاط کے طور پر درۂ خیبر کے بند کئے جانے کا حکم دیدیا ہے۔

گاندھی جی ناگپور سے ۹ نومبر کو جب روانہ ہونے لگے تو ۱۲ سرکردہ سناتن دھرمیوں نے ان سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ گاندھی جی نے ان سے کہا۔ کہ وہ کسی موزوں وقت پر ملاقات کرینگے۔ جب گاندھی جی جانے لگے۔ تو وہ موٹر کار کے آگے لیٹ گئے۔ آخر انہیں کھینچ کر علیحدہ کیا گیا۔ اس کے بعد وہ لوگ ایک جلوس کی شکل میں گاندھی جی کے خلاف گیت گاتے ہوئے روانہ ہو گئے۔

شہزادہ معظم جاہ شہزادی نیلوفر کی معیت میں ۹ نومبر کو حیدر آباد دکن پہنچے۔

امرتسر کی گوگل کلاتھ مارکیٹ میں ۱۰ نومبر کو رات کے بارہ بجے پارچات کی قریباً دو درجن دوکانیں جن میں بہت سی سہ منزلہ عمارات تھیں۔ خوفناک آتشزدگی کی وجہ سے جل کر راکھ ہو گئیں۔ میونسپل کمیٹی کے فائر بریگیڈ فوراً موقع پر پہنچ گئے۔ لیکن دو گھنٹہ کے بعد جب آگ پر قابو نہ پایا جا سکا۔ تو میونسپل انجنیر نے لاہور کے فائر بریگیڈ طلب کئے۔ جو ایک گھنٹہ میں پہنچ گئے۔ لیکن آگ پر صبح ۵ بجے سے پہلے قابو حاصل نہ کیا جا سکا۔ نقصان کا اندازہ پانچ لاکھ روپیہ تک کیا جاتا ہے۔

سر فضل حسین کو دہلی یونیورسٹی کے چانسلر نے مزید تین سال کے لئے یونیورسٹی کا پرو چانسلر مقرر کیا ہے۔

کرکٹ کی مشہور برطانی ٹیم ایم۔ سی سی نے امرتسر میں ۴۲۳ رنزیں کیں۔ اور صرف چار کھلاڑی آؤٹ ہوئے۔ پنجابی ٹیم کے تمام کھلاڑیوں نے ۲۷۴ رنزیں کیں۔ لاہور سے تو اچھے رہے۔

لاہور ہائیکورٹ میں پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے درخواست دی گئی ہے۔ کہ ڈاکٹر محمد عالم کو ان کی امن شکن سرگرمیوں کی وجہ سے وکالت کرنے سے روک دیا جائے۔ ۱۰ / نومبر کو ہائیکورٹ کے فل بنچ نے اس پر غور کیا۔ اور ڈاکٹر محمد عالم کے نام نوٹس جاری کر دیا۔ کہ وہ وجہ بتائیں۔ انہیں پریکٹس سے علیحدہ یا معطل کیوں نہ کر دیا جائے۔ مسٹر جسٹس جے لال نے کہا۔ ہم نوٹس اس شرط کے ماتحت جاری کر رہے ہیں۔ کہ سماعت کے وقت اس امر پر اعتراض اٹھایا جا سکے گا۔ کہ لوکل گورنمنٹ کو اس قسم کی درخواست دینے کا قانونی حق ہے یا نہیں۔

مسٹر پٹیل کی نعش کا ۱۰ نومبر بمبئی میں جلوس نکالا گیا جس میں سات لاکھ کے قریب آدمی شامل ہوئے۔ سونا پور کے گھاٹ پر سب لوگوں کو میت کا چہرہ دکھا کر اسے نذر آتش کر دیا گیا

ناگپور سے ۱۰ نومبر کی اطلاع ہے۔ کہ گاندھی جی پر جبکہ وہ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ کسی شخص نے دو انڈے پھینکے۔ ایک انڈا ایک ہندو دیوی کو لگا۔ جس سے اس کی ساڑھی خراب ہو گئی۔ انڈے پھینکنے والوں کی سخت تلاش کی گئی لیکن کوئی سراغ نہ ملا۔ گاندھی جی اس معمولی واقعہ سے پریشان سے ہو گئے۔

کیوبا کی افواج کے ایک حصہ نے ۱۰ نومبر کو بغاوت کر دی جس سے پچاس آدمی مقتول اور ۲۵۰ مجروح ہوئے۔ باغی اس کوشش میں ہیں۔ کہ موجودہ پریذیڈنٹ کو ہٹا کر کسی اور کو پریذیڈنٹ بنایا جائے۔

مسٹر ڈی ولیرا نے ۹ نومبر کو ڈبلن میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حلف وفاداری کی تنسیخ میں کبھی تبدیلی نہیں ہو گی نیز جب تک ہم برسر اقتدار ہیں۔ سالانہ خراج کی ایک پائی بھی نہیں دینگے۔ اور گو ہم برطانی حکومت سے اتحاد حسل چاہتے ہیں۔ لیکن اپنی پالیسی کے تعین میں آزاد رہنا چاہتے ہیں۔

سر سیموئل ہور وزیر ہند سے ۱۰ نومبر ہوس آف کامنز میں دریافت کیا گیا۔ کہ اگر گاندھی جی اس بات کا ثبوت دیدیں کہ وہ صلح چاہتے ہیں۔ تو کیا گورنمنٹ اپنے آرڈینس واپس لینے اور سیاسی قیدیوں کو رہا کرنے کے لئے تیار ہے۔ سر سیموئل ہور نے کہا کہ مجھے افسوس ہے حال ہی میں گاندھی جی نے جو بیانات جاری کئے ہیں ان سے صلح پسندی کی بو نہیں آتی۔ قیدیوں کی رہائی کے متعلق بھی گورنمنٹ کی پالیسی اس سے پہلے کئی دفعہ واضح کی جا چکی ہے۔ اور اب اس میں تبدیلی پیدا کرنے کی کوئی خاص وجہ پیدا نہیں ہوئی۔

جرنیل شاہ ولی خان افغان وزیر نے ۱۰ نومبر کو پیرس میں ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ امان اللہ خاں کی کابل میں واپسی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ انہوں نے افغانستان کی تمام آبادی کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔

دہلی سے ۱۱ نومبر کی سرکاری اطلاع ہے کہ چونکہ مہاراجہ دیواس اپنی ریاست میں واپس نہیں آئے۔ اس لئے گورنمنٹ ریاست کا انتظام اپنے ہاتھ میں لینے والی ہے۔

لاہور میں دس نومبر کو ٹکسالی دروازہ کے باہر ایک بدرو کی صفائی ہو رہی تھی۔ کہ اس میں سے ایک پستول اور کرپان برآمد ہوئی۔ اسلحہ پولیس کے حوالے کر دئے گئے۔

ڈاکٹر ستیہ پال مشہور کانگرسی لیڈر جنہیں ۱۹۳۲ء میں سول نافرمانی کے سلسلہ میں دو سال قید کی سزا ہوئی تھی ۱۱ / نومبر کو ملتان سنٹرل جیل سے رہا کر دئے گئے۔

جائنٹ کمیٹی کی کارروائی لندن سے ۱۰ نومبر کی اطلاع کے مطابق

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی